REGD No L 5254 165

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

فون نمبر ۲۹۷

لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۱۸ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۱۸ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ فروری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے گلے کی تکلیف میں نسبتاً آرام ہے پیچش کی شکایت ہو گئی ہے۔

ربوہ ۱۵ فروری۔ آج سر درد کا شدید دورہ ہے۔ اسی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پاکستان پنجاب ریفیوجی کونسل کا اجلاس

لاہور ۱۷ فروری۔ آج یہاں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی صدارت میں پاکستان پنجاب ریفیوجی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔

اقوام متحدہ اب عالمگیر ادارہ نہیں رہا

روسی ڈکٹیٹر کا تبصرہ

ماسکو ۱۷ فروری پراودا کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے مارشل سٹالن نے کہا۔ اقوام متحدہ کا ادارہ جو قیام امن کے لئے قائم ہوا تھا۔ اب ایک عالمگیر جنگ شروع کرانے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اب وہ ایک عالمگیر ادارہ نہیں رہا۔ بلکہ امریکی ادارہ بن کر رہ گیا ہے۔ جو امریکہ کے اشاروں پر اس کے لئے کام کرتا ہے۔ چین کو حملہ آور قرار دیئے جانے کی قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ ایک شرمناک فیصلہ ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا۔ روس ہمیشہ قیام امن کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔

موتمر کا آئین تیار ہو گیا

کراچی ۱۷ فروری۔ آج موتمر عالم اسلامی نے قطعی طور پر اپنا آئین تیار کر لیا۔ اسکی رو سے کراچی موتمر کا مستقل صدر دفتر ہوگا۔ مجلس انتظامیہ اور کونسل کے جلسے بھی یہیں ہوا کریں گے۔ اور مجلس اعلیٰ کا اجلاس دو سال میں ایک بار ہوا کرے گا۔

کشمیر میں فوراً آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے ایک لاکھ سے زائد مصری اکابر کا مطالبہ

قاہرہ ۱۷ فروری۔ ایک لاکھ سے زائد مصری اکابر نے اپنے دستخطوں سے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں سلامتی کونسل پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ جموں و کشمیر میں جلد از جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائے۔ اس اہم بیان پر دستخط کرنے والوں میں مصری پارلیمنٹ کے ارکان۔ مذہبی رہنما۔ سیاسی لیڈر پروفیسر طلبار اساتذہ اور نمائندہ خواتین بھی شامل ہیں۔ اس بیان میں اقوام متحدہ کو خبردار کیا گیا ہے۔ کہ ریاست میں رائے شماری کے معاملے میں مزید تاخیر سے امن عالم کو سخت خطرہ پہنچنے کا احتمال ہے۔ اور جس طریقے سے قابض حکومت چالیس لاکھ کشمیریوں پر مظالم ڈھا رہی ہے۔ اسے اسلامی دنیا صبر و سکون کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔ بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے۔ کہ مصالحت کی ہر تجویز کو پنڈت نہرو کا رد کر دینا اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ وہ کسی جواز کے بغیر ریاست پر قابض رہنا چاہتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے۔ کہ جو پنڈت نہرو چین کے بارے میں مصالحانہ مشورے دیتے ہیں۔ وہ پاکستان کے بارے میں کسی مصالحانہ پیشکش کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ اگر یہی صورت حالات اور کچھ دیر تک جاری رہی۔ تو برصغیر ہند و پاکستان جنگ کا اکھاڑہ بن کر رہ جائیگا بیان کو ان الفاظ پر ختم کیا گیا۔ ہم مصر کے امن اور آزادی کے حامی اور صلح کل باشندے محض قیام امن عالم کے لئے یہ چاہتے ہیں۔ کہ سلامتی کونسل کشمیر میں آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرا کر کشمیری عوام کی قسمت کا فیصلہ کرانے کے سلسلے میں جلد از جلد مداخلت کرے۔

پنڈت نہرو اب محسوس کرتے ہوں گے

واشنگٹن ۱۷ فروری۔ حال ہی میں کشمیر کے بارے میں ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو نے جو تقریریں کیں۔ اور بیانات دئے ہیں۔ ان پر تبصرہ کرتے ہوئے موقر جریدہ سپکٹیٹر نے لکھا ہے۔ اب تو پنڈت نہرو کو یہ احساس ہو گیا ہوگا۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں پنڈت نہرو نے "میں نہ مانوں" کا جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اس سے انہوں نے اپنی اور اپنے ملک کی شہرت کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔

کشمیر سے متعلقہ اینگلو امریکن ریزولیوشن بدھ کو پیش کیا جائے گا

لیک سیکس ۱۷ فروری مسئلہ کشمیر کے حل اور ریاست میں استصواب رائے عامہ سے پہلے فوجوں کے انخلا کے سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ جو مشترکہ قرارداد پیش کرنے والے تھے۔ امریکی اور برطانی ماہرین نے اسے آخری شکل دے دی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اسے بدھ کو سلامتی کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔ اور اس سے دو ایک دن پہلے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کو اس کا متن دکھایا جائے گا۔ فی الحال اس کو صیغہ راز میں رکھا جائیگا۔ امریکی شعبۂ خارجہ کے قریبی حلقوں کے حوالے سے پتہ چلا ہے۔ کہ اس قرارداد میں فوجوں کے انخلا پر زور دیا گیا ہے۔ تاکہ اقوام متحدہ کے ان فیصلوں کے مطابق جن پر دونوں ملک پہلے رضامند ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ اپنا خالص دباؤ دے کر عمل کرائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے دوسرے رکن بھی اسکی تائید کریں گے۔

۳۸ درجہ عرض بلد کو عبور کرنے کا اختیار

واشنگٹن ۱۷ فروری۔ کل ایک بیان میں صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے کہا۔ ڈگلس میکارتھر کو ۳۸ درجہ عرض بلد کی حد کو عبور کرنے کا ہر حق اور اختیار حاصل ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ فوجی اہمیت کا ہے۔ اور ہم نے یہ اختیار اس لئے دیا ہے۔ تاکہ اقوام متحدہ کی فوجیں کوریائی علاقے میں داخل ہو کر امن قائم کر سکیں۔

یہ ایک تہمت ہے

ماسکو ۱۷ فروری۔ کل ماسکو ریڈیو نے موسیو سٹالن سے ایک اخبار نویس کا انٹرویو نشر کیا ہے جس نے سوال کیا کہ کیا آپ ان حالات میں جنگ کو ٹل جانتے ہیں۔ تو مارشل سٹالن نے کہا۔ نہیں ان حالات میں میں جنگ کو ٹل نہیں سمجھتا۔ اس کے بعد جب اخبار نویس نے آپ کی توجہ برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی۔ کہ گذشتہ جنگ کے بعد روس نے اپنی فوج کم نہیں کی۔ تو آپ نے کہا۔ "میں اسے ایک تہمت سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ روس نے اپنی فوجوں میں کمی کی۔ اور یہ تین دفعہ بتدریج کی گئی۔

واشنگٹن۔ ایک اعلان کے مطابق کوریا میں امریکی ہلاک شدگان کی تعداد ۵۸۰۳ تک پہنچ گئی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں ۷۴۶

آج مشرقی بنگال پارلیمنٹ میں

ڈھاکہ ۱۷ فروری۔ آج مشرقی بنگال کی پارلیمنٹ نے وزیر صنعت مسٹر سلیم کی ایک قرارداد منظور کر لی۔ جس کی رو سے دکانوں اور اس کے ملازموں سے متعلقہ بل کو پہلے سلیکٹ کمیٹی کے پیش کیا جائے گا۔ اس کی رو سے جمعرات کو ۲½ بجے کے بعد اور جمعہ کو سارا دن دکانیں بند رہا کریں گی۔ اور سارے ہفتے میں ۵۶ گھنٹوں کی بجائے ۵۱ گھنٹے۔ ملازموں کو اتفاقیہ بیماری اور پری ویلیج رخصتیں ملا کریں گی۔ ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے ملازم نہ رکھے جائیں گے۔

کراچی ۱۷ فروری۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق تیل اور روئی کی فصل کے زیر کاشت رقبہ میں اس سال تین فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

روضۂ اطہر کی مرمت کا خرچ شاہ ابن سعود اپنی جیب خاص سے ادا کریں گے

کراچی ۱۷ فروری۔ آج پاکستان میں سعودی عرب کے سفارت خانے سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کے متعلق بعض معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ تین سال ہوئے حضور کے روضۂ اطہر کے بعض ستون خراب ہو گئے تھے۔ جن کی فوری مرمت کرائی گئی تھی۔ اور اب جب پھر بعض ستونوں کی مرمت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو فوراً حکومت نے ماہروں اور انجینئروں کو بلا بھیجا۔ تاکہ وہ مرمت و تعمیر کی تمام تفصیلات اور اخراجات کا تخمینہ تیار کریں۔ جلالت الملک حضرت شاہ ابن سعود اس تمام مرمت کے اخراجات اپنی جیب خاص سے ادا فرمائیں گے۔ البتہ دوسرے ملکوں کی طرف سے جو مالی پیشکشیں کی گئی ہیں۔ ان کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے۔ جو انہیں حرمین شریفین میں دوسرے خیراتی کاموں پر خرچ کرنے کے امور پر غور کرے گی۔

وانجو کے بعد چی چانگ کا رخ

ٹوکیو ۱۷ فروری۔ آج وسطی محاذ پر ۲۰ ہزار کمیونسٹوں نے ونجو کو مشرق کی طرف سے گھیر لینے کے بعد اپنے حملوں کا رخ ۲۰ میل جنوب مشرق میں چی چانگ کی طرف کر دیا ہے۔ تاکہ چیپانگ ونجو کے محاذ پر لڑنے والی فوج کی مدد کی جا سکے۔ چی چانگ جنوب مشرق میں ایک اہم صنعتی مرکز اور کوریا کا دروازہ متصور ہوتا ہے۔ مشرقی ساحل پر جنوبی کوریائی فوجیں ۳۸ درجہ عرض بلد سے دس میل اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ آج اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے کمیونسٹوں کے اگلے مورچوں اور رسدگاہوں کو نشانہ بنانے کے لئے ۷۱۹ اڑانیں کیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اتنی اڑانیں انہوں نے اس میدان جنگ میں کبھی نہیں کی تھیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ فروری ۱۹۵۱ء

ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام

(۳)

فلسطین کے مفتی اعظم نے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ دنیائے اسلام کے تمام اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ تمام مسلمانوں کو وہ پیغام پہنچ چکا ہے۔ مفتی اعظم نے اس ضمن میں پاکستان کی کوششوں کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ پاکستان کے مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمان جانتے ہیں کہ پاکستان کو اس ستائش کا کیوں فخر نصیب ہوا ہے بے شک پاکستان میں کئی ایک جماعتیں ہیں۔ جو اسلام کے نام پر کھڑی ہوتی ہیں ہر شہر شہر میں اور قصبہ قصبہ میں اسلامی انجمنیں کھلی ہوتی ہیں۔ کوئی انجمن فلاح المسلمین کہلاتی ہے تو کوئی انجمن اصلاح المسلمین پھر کوئی مجلس احرار اسلام ہے۔ اور کوئی جماعت اسلامی ہے۔ اسی طرح بیسیوں نہیں پچاسوں جماعتیں سینکڑوں نہیں ہزاروں انجمنیں ہیں۔ پھر بہت سی تبلیغی انجمنیں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب مفتی اعظم نے تمام دنیا میں اسلامی اداروں کے کھولنے کے متعلق ذکر کیا۔ اور پاکستان کی اس ضمن میں تعریف کی تو آپ کے ذہن میں ان جماعتوں ان انجمنوں میں سے کونسی جماعت یا انجمن تھی۔ نہیں۔ چلو یہی سہی کہ کیا آپ کے ذہن میں ان تمام جماعتوں اور انجمنوں کا مجموعی کام تھا؟ اگر ان تمام جماعتوں اور انجمنوں کا مجموعی کام بھی لیا جاوے۔ تو خواہ انہوں نے اور بیسیوں کام اسلام کے نام پر کئے ہوں۔ مگر یہ ساری جماعتیں اور انجمنیں مل کر بھی یہ دعوے نہیں کر سکتیں کہ انہوں نے ساری دنیا تو کیا کسی ایک بیرونی ملک میں صرف ایک ہی ادارہ قائم کیا ہو۔

پاکستان ہی کا کیا ذکر ہے تمام اسلامی دنیا کی تمام انجمنیں اور جماعتیں ملکر بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتیں بیشک مصر میں انڈونیشیا میں اور یہاں پاکستان میں بعض جماعتیں ایسی ہیں جو احیائے اسلام کے لئے کھڑا ہونے کا دعوےٰ کرتی ہیں۔ بے شک انہوں نے بڑی جدوجہد بھی کی ہوگی۔ انہوں نے ضخیم لٹریچر بھی شائع کیا ہوگا انہوں نے مقالے بھی لکھے ہوں گے۔ انہوں نے تنظیمیں بھی کی ہوں گی۔ مگر یہ مشہور جماعتیں بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتیں کہ انہوں نے سوا اس کے کہ اپنے ہی ملک میں سیاسیات میں کچھ مزید الجھنیں پیدا کی ہوں تبلیغ اسلام کے متعلق خاص کر غیر اسلامی ملکوں میں تبلیغی ادارے قائم کرنے کا جہاں تک تعلق ہے۔ صفر کے برابر بھی کام کیا ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ ہر اسلامی ملک میں بہت سے ایسے مسلمان ہیں۔ جو احیائے اسلام کی آرزو اور جوش رکھتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا نہ صرف ان کے اپنے ملک میں بلند ہو۔ بلکہ دنیا کے کونے کونے میں نصب ہو۔ بیشک بعض من چلے لوگوں نے ایسے افراد کو منظم کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسے لوگوں کی صحیح راہنمائی نہیں ہوئی۔ جن ممالک میں ایسی تحریکیں اٹھی ہیں وہ "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کے سراسر غلط اصول کی بنیاد پر اٹھائی گئی ہیں۔ ایسی تحریکوں کے موجد وہ لوگ ہیں۔ جو بے شک اسلامی علوم کے ماہر ہوں گے مگر اسلام کے بنیادی اصول تعلق باللہ کے منکر اور مغربی سیاسی اور مادی تحریکوں سے متأثر ہیں۔

ان لوگوں نے بیشک اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اعتراف کیا ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کیا چیز ہے۔ انہوں نے بے شک اسلام کو ایک جداگانہ آئیڈیالوجی قرار دیا ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ اسلام کی آئیڈیالوجی کی بنیادی خصوصیت کیا ہے۔ انہوں نے اسلام کو محض ایک قانون سمجھ لیا ہے۔ اسی طرح کا ایک قانون جس طرح کے قانون دانشمندان مغرب نے خود بنائے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ غلط خیال بھی اپنے دلوں میں بنا لیا ہے کہ جس طرح انسانی دماغوں کی وضع کردہ آئیڈیالوجی اور اس کے نقطۂ نظر سے بنائے ہوئے قانون کو سیاسی طاقت کے بل پر نافذ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی حاکمیت بھی سیاسی طاقت کے بل پر ٹھونسی جا سکتی ہے

ہم حاشا و کلا یہ نہیں کہتے کہ ان کی نیتوں میں فساد ہے۔ نیتوں کا مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ کسی کی نیتوں پر حملہ کرنا ہمارے لئے زیبا نہیں۔ مگر ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ان کو سخت بنیادی غلطی لگی ہوئی ہے۔ اور ان کی بنیادی غلطی یہی ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے یعنی وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت دنیا میں اسی طرح قائم کر سکتے ہیں۔ جس طرح نعوذ باللہ کسی سلطنۃ العیان فرعون کی حاکمیت قائم کی جا سکتی ہے۔ وہ صرف اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون کو مانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ سلطنتیں اور حکومتیں صرف اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون سے بنتی اور بگڑتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص تشریعی قانون سے ان کے قیام و تباہی میں براہ راست دخل اندازی نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر انہوں نے قرآن کریم پر غور کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالےٰ نے نبوت کی طرح حکومت کو بھی اپنی خاص نعمت قرار دیا ہے۔

اور جب وہ چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنی یہ نعمت بھی عطا کرتا ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حکومت صرف طاقت کے بل بوتے پر ملتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا خاص انعام کبھی نہیں ہوتی

بے شک دنیاوی حکومتیں تکوینی قانون کی بھی پابند ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کی حکومت تو اللہ تعالےٰ کے خاص ارادے کی پابند ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی اس حکومت کو صرف ان لوگوں کے ذریعہ قائم کرتا ہے جو پہلے اپنے دلوں پر اس کی حکومت قائم کرتے ہیں۔ جب ایسے لوگوں کی اکثریت ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی حکومت خود بخود قائم ہو جاتی ہے

ہم نہیں کہتے یہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ جب وہ مغربی تحریکوں کے اثر سے باہر ہوتے ہیں تو وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ لیکن جب "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کا غلط نظریہ ان کے ذہنوں میں طوفان اٹھاتا ہے۔ تو وہ اسکو بھول جاتے ہیں اور وہ اسلئے کہ ان کے اپنے دلوں کے تار اللہ تعالیٰ سے جُڑے ہوئے نہیں ہیں۔ ان کی تمام ذہنی اور مادی کشمکش تکوینی قانون کے حدود تک محدود ہو جاتی ہے اور وہ ان تحریکوں کے نقش قدم پر چلنے لگتے ہیں جو یورپ میں پیدا ہو کر کامیاب ہوئی ہیں۔ حالانکہ اگر وہ غور کرتے اور ان تحریکوں کے عروج و زوال پر پہنچتے تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ تمام ایسی تحریکیں عارضی مادی حیثیت حاصل کرتی ہیں۔ اور تھوڑے دن نہیں گذرتے کہ ان میں زوال آ جاتا ہے۔ اور پھر کوئی اور آئیڈیالوجی ان کی جگہ لے لیتی ہے

یہاں ایک غلطی کا ازالہ ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ الٰہی تحریک بھی مادی اسباب سے کام لیتی ہے۔ اسلئے ان لوگوں کو غلطی لگتی ہے کہ مادی اسباب ہی اصل چیز ہیں۔ حالانکہ اگر قرآن کریم کا مطالعہ غور سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ الٰہی تحریکیں بعض اوقات مادی اسباب سے معجزانہ طور پر بالا ہو جاتی ہیں۔ اور بے سروسامان مجاہدین بڑے بڑے ساز و سامان رکھنے والے لوگوں کے مقابلہ میں فتحیاب ہوتے ہیں

ہم مانتے ہیں کہ یہ ممکن ہے کہ جس طرح دوسری انسانی تحریکیں تکوینی قانون سے کامیاب ہو جاتی ہیں اسی طرح وہ تحریک بھی تکوینی قانون سے کامیاب ہو جائے۔ جو اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کے نام پر طاقت کے بل پر اٹھائی گئی ہو۔ مگر ایسی حکومت الٰہی حکومت نہیں کہلا سکتی۔ الٰہی حکومت تو وہی ہو سکتی ہے۔ جو ایسے خطہ میں برپا ہو۔ جس کے رہنے والوں کی اکثریت کے دلوں پر پہلے الٰہی حکومت قائم ہو چکی ہو۔

مختلف اسلامی ممالک میں اس وقت جو تحریکیں الٰہی حکومت برپا کرنے کے لئے پیدا ہو گئی ہیں وہ سب کی سب ایسی ہی تحریکیں ہیں۔ ان کا طریق کار ویسا ہی لادینی ہے جیسا کہ اشتراکیت یا فاشزم کا اگر یہ کامیاب ہو بھی جائیں تو یہ اللہ تعالےٰ کی حکومت نہیں ہو گی۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ خود ایسی تحریکوں کے رہنماؤں کے دلوں پر بھی الٰہی حکومت قائم نہیں ہے اور نہ ان کے رفقا کار کے دلوں پر قائم ہے۔ اسلئے یہ لوگ موجودہ وقت میں اپنے اپنے ملکوں میں صرف فتنہ و فساد کا باعث ہو رہے ہیں۔ اور کوئی صحیح کام الٰہی حکومت کے قیام کے لئے نہیں کر رہے۔ اگر وہ خدانخواستہ اپنی طرز کی حکومت اپنے اپنے ملک میں قائم کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو یہ قطعاً الٰہی حکومت نہیں ہو گی۔ بلکہ ان لوگوں کی حکومت ہوگی۔ جنہوں نے اسلامی شریعت کا خود ساختہ تصور بنا رکھا ہے۔ جو خلافت راشدہ کی شہادت کے بعد کے زمانوں میں مختلف لادینی اثرات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے

حقیقی الٰہی حکومت نشأۃ ثانیہ کا امام جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں الامام المہدی کہا گیا ہے۔ وہی قائم کر سکتا ہے اور وہ اسی طریق کار کو اختیار کرنے سے قائم ہو سکتی ہے۔ جو طریق کار وہ اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر اس زمانہ کے حالات کے مطابق پیش کریگا

ہمارا ایمان ہے کہ وہ امام مسیح موعود علیہ السلام آ چکا ہے۔ اور اس الٰہی حکومت کے قیام کا طریق کار جو عالمگیر ہے۔ اس نے پیش کر دیا ہے۔ اور اس طریق کار کا بنیادی حصہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا جہاد ہے۔ ایشیا میں بھی۔ افریقہ میں بھی آسٹریلیا میں بھی یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی الغرض تمام روئے زمین میں ہر ملک و دیار میں اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام پہنچانا اور ہر ملک میں اللہ تعالےٰ کی حکومت کے قائم کرنے والے سپاہی پیدا کرنا ایسے سپاہی جو پہلے اپنے دلوں پر الٰہی حکومت قائم کریں اور پھر اس چراغ سے دوسروں کے دلوں کے چراغ بھی روشن کریں۔ اور اس طرح جب کسی خاص خطہ میں ایسے سپاہیوں کی اکثریت ہو جائے۔ تو وہاں خود بخود سیاسی رنگ میں بھی الٰہی حکومت قائم ہو جائے اور اس طرح آہستہ آہستہ ساری دنیا کی وسعتوں میں پھیل جائے۔

کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ آج جماعت احمدیہ ہی کو یہ توفیق حاصل ہوئی ہے کہ باوجود اسکے کہ اسکے دنیاوی "وسیلے" نہایت محدود ہیں۔ وہ اب بھی اس قابل ہے کہ اس نے تمام زمین کے کناروں تک اسلامی مشن پھیلا دیے ہیں اور عظیم عیسائی مشنوں کا جن کی پشت پر تمام یورپ اور امریکہ کی دولتمند حکومتیں ہیں۔ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے اور ان پر فتح پا رہی ہے لیکن وہ جماعتیں جو مختلف ملکوں میں الٰہی حکومت کا بلند بانگ نعرہ لگا رہی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو تو کیا سب کو ملکر بھی یہ توفیق میسر نہیں ہوئی کہ ایک نام کا اسلامی مشن ہی کسی غیر اسلامی ملک میں قائم کر سکیں اسلئے فلسطین کے مفتی اعظم جناب الحاج امین الحسینی نے جب یہ کہا ہے کہ تبلیغ اسلام کے بارے میں پاکستان کی مساعی قابل ستائش ہے تو اسکی مصداق صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہو سکتی ہے۔ وہ جماعت جو مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیحؑ اور حادثۂ صلیب

زبور کی روشنی میں

(از محمد صدیق صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

موجودہ عیسائیت کا فلسفیانہ غالب حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کو۔ ماننے بغیر محض بے جان ہے کیونکہ عیسائی منادانجیلی تعلیمات کی برتری کا صرف یہی ثبوت پیش کرسکتے ہیں کہ ان کے ہاں نجات کے حصول کا یہ آسان طریق موجود ہے کہ وہ یسوع مسیح کی خونی قربانی پر ایمان لے آئے۔ گویا ان کے خیال کی رو سے دوسرے مذاہب میں انسان کے لئے مایوسی اور یاس کے سوا کچھ نہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے تمام عقائد میں صرف اس عقیدہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ پس وہ شخص جو عیسائی تعلیم کا قائل نہیں جب تک اس عقیدہ کا بطلان ثابت نہ کرلے۔ عیسائیت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں۔ یہودیوں اور دیگر غیر اقوام کی طرف سے بہت حد تک اسی مسئلہ کو موضوع سخن بنایا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسکو صحیح معنوں میں موجودہ زمانہ کے مامور اور حکم یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے نقاب کیا ہے اور براہین قاطعہ سے اس کا بے بنیاد ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دی ہوئی روشنی میں ہم ان سطور میں مسیح علیہ السلام کے حادثۂ صلیب کے متعلق بعض امور پیش خدمت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر قبل اسکے کہ اصل مضمون کو شروع کیا جائے۔ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عقیدہ کے بطلان کا ایک جدید طریق پیش کیا ہے وہ یہ کہ آپ نے عیسائیوں کے مسلمات سے یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ زندہ ہی اتار لئے گئے۔ آپ کے اس علمی تحقیق کا پیش کرنا ہی تھا کہ عیسائیت کا تمام تار و پود بکھر گیا۔ اور رسول خدا کی یہ پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہوگئی۔ کہ آنے والا مسیح صلیب کو توڑ یگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوٰے کے ثبوت میں اناجیل کے متعدد حوالجات پیش کئے ہیں اور ہر شخص ان کو حضور کی کتب میں ملاحظہ کرسکتا ہے۔ مگر میں اس مضمون میں زبور کی روشنی میں اس دعوٰے کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ زبور میں لکھا ہے۔

"اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ تو میری مدد اور میرے نالہ و فریاد سے کیوں دور رہتا ہے۔ اے میرے خدا! میں دن کو پکارتا ہوں پر تو جواب نہیں دیتا۔ اور رات کو بھی خاموش نہیں ہوتا .... وہ سب مجھے دیکھتے ہیں۔ میرا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ وہ منہ چڑاتے۔ وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں اپنے خداوند کے سپرد کر دے۔ وہی اسے چھڑائے ..... میری ماں کے پیٹ ہی سے تو میرا خدا ہے مجھ سے دور نہ رہ کیونکہ مصیبت قریب ہے۔ اسلئے کہ کوئی مددگار نہیں۔ بہت سے سانڈوں نے مجھے گھیر لیا ہے بسن کے زور آور سانڈ مجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ پھاڑنے اور گرجنے والے ببر کی طرح مجھ پر اپنا منہ پسارے ہوئے ہیں ... میری سب ہڈیاں اکھڑ گئیں میرا دل موم کی مانند ہوگیا .... تو نے مجھے موت کی خاک میں ملا دیا کیونکہ کتوں نے مجھے گھیر لیا ..... وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں .... وہ مجھے تاکتے اور گھورتے ہیں۔ وہ میری پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہیں لیکن تو اے خداوند دور نہ رہ۔ اے میرے چارہ ساز میری مدد کے لئے جلدی کر ... بلکہ تو نے سانڈوں کے سینگوں میں سے مجھے چھڑایا ہے میں اپنے بھائیوں سے تیرے نام کا اظہار کروں گا۔ جماعت میں تیری ستائش کرونگا اے خداوند سے ڈرنے والو۔ اسکی ستائش کرو اے یعقوب کی اولاد سب اسکی تمجید کرو۔ اور اے اسرائیل کی نسل سب اس کا ڈر مانو۔ کیونکہ اس نے نہ تو مصیبت زدہ کی مصیبت کو حقیر جانا اور نہ اس سے نفرت کی۔ نہ اس سے اپنا منہ چھپایا بلکہ جب اس نے خدا سے فریاد کی تو اس نے اسکی سن لی بڑے مجمع میں میری ثناخوانی کا مالک تو ہی ہے۔ میں اس سے ڈرنے والوں کے روبرو اپنی نذریں ادا کرونگا ...... ایک نسل اسکی بندگی کرے گی۔ دوسری پشت کو خداوند کی خبر دی جائیگی وہ آئیں گے اور اسکی صداقت کو ایک قوم پر جو پیدا ہوگی یہ کہہ کر ظاہر کریں گے کہ اس نے یہ کام کیا ہے۔" (زبور ۲۲)

مندرجہ بالا پیشگوئی پر غور کرنے کے بعد ہم جن حقائق کو معلوم کرسکتے ہیں۔ ان کا ملخص یہ ہے۔

(۱) ایک موعود انسان کو دشمن اور ناپاک لوگ گھیر لیں گے اور قتل کرنا چاہیں گے۔ (۲) وہ کسی حد تک اس کو تکلیف دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ (۳) وہ تکلیف ایسی ہوگی جسمیں اسکے جسم کو زخمی کیا جائے گا اور اسکے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑے جائینگے۔ (۴) اسکے کپڑے اتار کر دشمن آپسمیں بانٹ لیں گے۔ (۵) دشمن اسکو مصیبت میں مبتلا کرکے اس سے ہنسی اور ٹھٹھا کریں گے۔ (۶) اس بندہ برگزیدہ کو اس تکلیف کا پہلے سے علم ہوگا اور وہ اس سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ (۷) اس کی دعا قبولیت اختیار کرے گی۔ اور وہ مصیبت سے بچ جائیگا۔ پھر وہ اس نجات کا ذکر اپنے بھائیوں سے کریگا۔ اور ان کو خدا تعالیٰ کی ستائش اور شکر کیلئے کہیگا

پس مذکورہ بالا سات امور اس حوالہ سے اخذ ہوئے ہیں اب جب ہم انجیلی واقعات پر جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پیش آئے غور کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مسیح ناصری علیہ السلام کے حالات کا ہو بہو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اسکی ایک ایک آیت انجیلی حالات اور واقعات صلیب کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ صرف ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود عیسائی مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ یہ زبور مسیح کے حالات کے متعلق ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لیچ علی بخش صاحب اپنی کتاب "تفسیر زبور" میں اور پادری اکبر مسیح اپنی کتاب "حضرت عیسوی" میں اور پادری ڈاکٹر ایچ۔ یو۔ سٹینٹن صاحب اپنی کتاب "تفسیر متی" میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ زبور یسوع مسیح کے دکھوں کے متعلق ہے۔

مسیح ناصری نے جو سات فقرے اپنی زبان سے صلیب پر کہے تھے۔ اور جنہیں عیسائی اصطلاح میں صلیبی کلمات کہا جاتا ہے۔ چوتھا کلمہ صلیبی اس زبور کی پہلی آیت ہے یعنی ایلی ایلی لما سبقتنی (متی ۲۷/۴۶) عیسائی اور یہودی عقیدہ ہے کہ غم و مصیبت کے وقت ایماندار اسکا ورد کرے۔

واقعات زبور کی انجیلی واقعات سے تطبیق

اب ہم انجیلی واقعات کی چھان بین کرتے ہیں اور زبور کے واقعات سے ان کی تطبیق دیں گے۔

(۱) مسیح کا دشمنوں سے گھیرا جانا۔ متی ۲۷/۴۴ میں آتا ہے "وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی..... اس پر انہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا

(۲) یہودی مسیح کو صلیب پر چڑھانے میں کامیاب ہوگئے چنانچہ لکھا ہے "جب باہر آئے تو انہوں نے شمعون نام ایک کرینی آدمی کو پاکر اسے بیگار میں پکڑا کہ اسکی صلیب اٹھائے اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچکر پت ملی ہوئی مے اسے پینے کو دی۔ مگر اس نے چکھ کر پینا نہ چاہا اور انہوں نے اسے مصلوب کیا (متی ۲۷/ ۳۲-۳۴)

یوحنا میں ہے۔ "پس وہ یسوع کو لے گئے اور وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے۔ اس جگہ تک باہر گیا۔ جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے۔ جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔ وہاں انہوں نے اسکو اور اسکے ساتھ اور دو شخصوں کو مصلوب کیا" (یوحنا ۱۹/۱۷)

(۳) اس حادثہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ اور پاؤں میں کیل گاڑے گئے اور جسم زخمی کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "جب بعض حواریوں نے مسیح علیہ السلام کے جی اٹھنے کے متعلق یقین نہ کیا تو مسیح نے فرمایا۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے دلمیں شک پیدا ہوتے ہیں۔ میرے ہاتھ اور پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں" (لوقا ۲۴/ ۳۸ تا ۳۹) پھر یوحنا میں آتا ہے کہ جب گیارہ حواریوں نے توما حواری سے کہا کہ ہم نے خداوند کو دیکھا ہے تو اس نے ان کی بات کا یقین نہ کیا اور کہا کہ "جب تک میں اسکے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اسکی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کرونگا" پھر لکھا ہے "یسوع نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا تمہاری سلامتی ہو۔ اس نے پھر توما سے کہا۔ اپنی انگلی پاس لاکر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لاکر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو۔ بلکہ اعتقاد رکھ" (یوحنا ۲۰/ ۲۴ تا ۲۸)

مسیح علیہ السلام نے پسلی کا اسلئے ذکر کیا کہ وہ بھی زخمی کی گئی تھی۔ اور بھالے سے اسکو چھید اگیا تھا۔ چنانچہ آتا ہے۔ "نگران میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اسمیں سے خون پانی نکلا" (یوحنا ۱۹/۳۴)

ڈاکٹر نے سٹینٹن صاحب لکھتے ہیں "ان دنوں صلیب کی تین شکلیں ہوتی تھیں یعنی X-T-+ مسیح کی صلیب آخری شکل کی تھی۔ ورنہ وہ تختہ جس پر جرم لکھا جاتا تھا مجرم سے کبھی اوپر لٹکایا نہ جاسکتا۔ سیدھا تختہ ۸ سے ۹ فٹ تک لمبا ہوتا تھا۔ جس کے بیچوں بیچ میں ایک میخ ہوتی تھی۔ جو ملزم کے لئے زین کا کام دیتی تھی کیونکہ بغیر اسکے ہاتھوں کی رگیں انسان کے جسم کا بھار نہیں اٹھا سکتیں۔ دوسرا تختہ بعض اوقات اکیلا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات دو متوازی تختے جو کہ سروں پر جڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں تختوں کے درمیان مصلوب کی گردن باندھی جاتی تھی۔ یہی تختہ ملازم خود اٹھا کر جائے صلیب تک لے جایا کرتا تھا۔ جس پر مجرم کا جرم لکھا ہوا ہوتا تھا۔ صلیب کی جگہ پہ پہنچ کر مجرم کو عمودی تختہ پہ لٹا دیا جاتا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں میخیں ٹھونک دی جاتی تھیں۔ بعد ازاں دوسرا تختہ بھی لگا دیا جاتا تھا۔ پاؤں عمودی تختہ کے ساتھ یا تو باندھ دیئے جاتے تھے۔ یا میخوں سے ٹھوک دیئے جاتے تھے۔ ہمارے منجی کے پاؤں غالباً ایک دوسرے کے پاس میخوں سے ٹھونکے گئے تھے۔ (تفسیر متی صفحہ ۲۶۷)

(۴) مسیح علیہ السلام کے کپڑے اتار کر یہودیوں نے آپس میں بانٹ لئے تھے۔ متی ۲۷/۳۶ میں لکھا ہے۔ "اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے" پھر ۲۷/۲۸ میں لکھا ہے "اور اسکے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا"

(۵) جب مسیح علیہ السلام کو یہودی صلیب پر چڑھا چکے تو سب ملکر آپ کا مضحکہ اڑانے لگے۔ اور ٹھٹھے اور تمسخر سے پیش آنے لگے۔ چنانچہ لکھا ہے "اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اس کے ہاتھ میں دیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھے میں اڑانے لگے۔ کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اس کے سر پر مارنے لگے" (متی ۲۷/ ۲۹ تا ۳۱)

پھر آتا ہے:۔

اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے کہ اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔" (متی ۲۷/۳۹)

(۶) حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے یہ علم دیا جا چکا تھا کہ آپ کو ایک مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا جو دشمن کے لئے نہایت ہی مسرت اور فرحت کا باعث ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اس مصیبت عظمیٰ سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے بار ہا آہ و زاری تضرع اور ابتہال سے دعا کی کہ اے میرے خدا مجھے اس مصیبت سے بچا لینا۔ نہ صرف خود بلکہ اپنے حواریوں کو بھی دعا کی تلقین کی تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ مصیبت کی گھڑی ہی ان کے لئے ابتلا کا موجب ہو جائے اور اکثر کے ایمان متزلزل ہو جائیں۔ جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے ایسا ہی ہوا اور اس گھڑی سب حواری آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (متی ۲۶/۵۶)

مسیح علیہ السلام کی دعا کے متعلق آتا ہے:۔

"اس وقت یسوع ان کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا۔ جب تک میں وہاں جا کر دعا کروں اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اور اس وقت اس نے ان سے کہا۔ میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو پیالہ مجھ سے ٹل جائے ...... اور پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے۔ جاگو اور دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔"

یہاں یہ ایک سوال ہے جو اکثر عیسائی مناددوں سے سننے میں آتا ہے۔ وہ یہ کہ مسیحؑ نے دعا کی تھی۔ اے خدا مجھ سے مصیبت ٹل جائے۔ کیونکہ آپ میں اس کے برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو آپ صلیب پر چڑھنے اور اس کی موت سے بچائے جاتے یا پھر اس تکلیف کے برداشت کرنے کی آپ کو طاقت عطا کی جاتی۔ چنانچہ باپ یعنی خدا تعالیٰ نے دوسرا طریق اختیار کیا اور مسیح علیہ السلام میں برداشت کی قوت پیدا کر دی۔ جیسا کہ لوقا ۲۲/۴۳ میں آتا ہے۔ "اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا۔"

مگر یہ خیال قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب ہم اس قبولیت دعا کے بعد مسیح علیہ السلام کا صلیب پر جو تھا کلمہ سنتے ہیں کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی اجابت نے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ کیا ہم روزانہ دنیا کے اخبارات میں ایسی باتیں نہیں پڑھتے کہ ایک خونی یا ڈاکو نے خوشی خوشی تختہ دار پر اپنی جان دے دی۔ اور چیخنے چلانے کا نام تک نہیں لیا۔ مگر یسوع ناصری جو بقول عیسائی صاحبان کامل انسان اور کامل خدا تھا اور جس کے تجسم کی علت غائی ابتداء سے ہی بلکہ ازل سے یہی تھی کہ وہ گنہگاروں کے فدیہ میں جان دے۔ کیوں اس قسم کی تشویش قلبی کا اظہار کرتا ہے۔ کیا ان واقعات سے صاف اور سیدھا نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ صلیب کے لئے تیار نہیں تھا۔ جیسا کہ آپ کے الفاظ جو دعا کرتے ہوئے آپ نے کہے۔ "روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔" دلالت کرتے ہیں۔ (متی ۲۶/۴۱ و مرقس ۱۴/۳۸)

پھر ڈاکٹر ایچ پوسٹینس صاحب لکھتے ہیں۔

"ہمارا منجی اس وقت جسمانی طور پر سخت درد اور کمزوری محسوس کر رہا تھا اور باطنی طور پر اپنی بے غرضی اور ناکامی۔" (تفسیر متی صفحہ ۲۷۷)

(۷) پس حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں نے اس رنگ میں قبولیت اختیار نہیں کی جس رنگ میں عیسائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ آپ کی دعا اس رنگ میں قبول ہوئی کہ آپ کو صلیب پر تو چڑھایا گیا مگر آپ کو اس لعنتی موت سے بچایا گیا یعنی آپ زندہ ہی غشی کی حالت میں صلیب سے اتار لئے گئے۔ اور قبولیت دعا کا یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا۔

عبرانیوں میں صاف آتا ہے:۔ "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور سے پکار کر اور آنسو بہا کر اسی سے دعا اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔" (عبرانیوں ۵/۷)

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام سولی پر تو بے شک چڑھائے گئے مگر خدا نے ان کی دعا منظور کی اور وہ زندہ سولی سے اتار لئے گئے اور یہ پیشگوئی پوری ہو گئی کہ:

"جب اس نے خدا سے فریاد کی تو اس نے اس کی سن لی۔"

ایک عظیم الشان پیشگوئی

زبور کی پیشگوئی کی تمام علامات کو حضرت مسیح کے حالات پر منطبق کرنے کے بعد میں قارئین کی توجہ دوبارہ زبور کے آخری الفاظ کی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔

"ایک نسل اس کی بندگی کرے گی۔ دوسری پشت کو خداوند کی خبر دی جائے گی وہ آئیں گے اور اس کی صداقت کو ایک قوم پر جو پیدا ہوگی یہ کہہ کر ظاہر کریں گے کہ اس نے یہ کام کیا ہے۔" (زبور ۲۲/۳۰ تا ۳۱)

یہ الفاظ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہیں۔ کیونکہ ساڑھے تین ہزار سال پیشتر یہ پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کی (۱) اصل حقیقت ایک مدت تک دنیا کی آنکھوں سے اوجھل رہے گی۔ تب خدا تعالیٰ ایک نئی قوم کا ظہور فرمائے گا جس کے ذریعہ سے اصلیت بے نقاب ہو جائے گی اور ہر شخص کو عقل و نقل کے ذریعہ محسوس کرنا پڑے گا کہ وہ حادثہ جس کی اصلیت سے تمام دنیا ناآشنا رہی اس جماعت کے ذریعہ واضح ہو گئی ہے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو گئی ہے۔

کیا عیسائی اصحاب خدا ترسی سے اس نشان الٰہی پر غور فرمائیں گے؟۔

حضرت مولوی سید عبدالمنعم صاحب مرحوم

(از مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی واقف زندگی ربوہ)

حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے۔ چونکہ ان دنوں عاجز بعض امور کی وجہ سے پریشان ہے لہذا انفرادی طور پر جواب نہ دے سکا۔ عاجز تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے التماس کرتا ہے کہ ہم تمام بھائی بہنوں کو دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت والد صاحب مرحوم ۱۹۰۱ء بمقام سونگڑہ ضلع کٹک میں پیدا ہوئے۔ آپ بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرنے میں کوشاں رہتے تھے۔ آپ جماعت احمدیہ سونگڑہ کے امیر اور صوبہ اڑیسہ کے نائب امیر ہونے کی حیثیت میں جماعت کو ہمیشہ حضرت مصلح الموعود کے منشاء مبارک پر چلنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ بفضلہ تعالیٰ تہجد گذار نیز موصی بھی تھے۔

مرحوم ہم تمام بھائی بہنوں سے کہا کرتے تھے کہ حقیقی معنوں میں احمدیت کے سپاہی بننے کی کوشش کرو۔ اور فرماتے خدا تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ اس نے ہمیں توفیق دی جس کی بنا پر ہم لوگ احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ آپ بفضلہ تعالیٰ غیروں کی نظروں میں بھی قابل احترام تھے۔ آپ کو مولا کریم نے بڑا ذی عقل و فہیم و قوی حافظہ عطا کیا تھا۔ آپ کی قابلیت کو دیکھ کر حکام نے جج کورٹ کے جوری کا ممبر بنایا۔ آپ کافی عرصہ تک جوری کے ممبر رہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو تواریخ کا ہیڈ ایگزامینر مقرر کیا۔ آپ اس کام کو بھی احسن طریق سے چلاتے رہے۔

مرحوم کے ذریعے سلسلہ کے کئی اہم امور سرانجام پائے۔ مرحوم کے غریب پرور اور خوش خلق ہونے کی وجہ سے وفات پر بہت سے غیر احمدی نیز ہندوؤں نے افسوس اور رنج کا اظہار کیا۔ آخر میں پیارے آقا حضرت مصلح موعود اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم تمام بھائی بہنوں کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے بھی دعا فرمائیں تا مولا کریم ہم لوگوں کو احمدیت کا درخشاں گوہر بنائے۔ آمین

تاش کھیلنا لغویات سے ہے

قرآن کریم میں روحانی مراتب میں دوسرا مرتبہ جو بیان کیا گیا ہے وہ آیت والذین ھم عن اللغو معرضون (پ ۱۸) کی صورت میں ہے۔ کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے درس القرآن میں اللغو کے ماتحت لکھا ہے: کل باطل۔ کل معاصی لغو میں داخل ہیں۔ تاش گنجفہ چوسر سب ممنوع ہیں۔ گیمیں ہاکی نکتہ چینیاں وغیرہ (درس القرآن صفحہ ۱۰۴)

اس مختصر نوٹ کو نظارت تعلیم و تربیت بدیں غرض شائع کراتی ہے۔ تا جماعتوں کے تمام عہدیداران ان امور کی نگرانی کریں اور جماعتوں کی تربیت میں ان کا خاص طور پر خیال رکھیں اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنی ماہوار رپورٹ میں لغویات کے ازالہ کی کوشش کا بھی ذکر فرمایا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

امتحانات میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

مندرجہ ذیل طلباء امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔

مبشر احمد ماجوہ - تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

صادق نور " "

محمود احمد انور " "

بشارت احمد " "

عبدالشکور اظہر " "

اعجاز احمد شیخوپورہ۔ ایم۔ اے خان ہری پور ہزارہ امان اللہ پسر گیانی عباد اللہ صاحب گوجرانوالہ۔ محمد لطیف ہجم کوئٹہ۔ محمد سعید احمد پیرزادہ حنیف عالم صاحب گوہیکی نے مڈل کا امتحان دینا ہے۔ محمد اسماعیل صاحب گنج مغلپورہ کے تین بچے اور امیر بخش صاحب عاصی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

موجودہ عالمگیر مصائب کے اسباب
اور
اُن سے نجات کا طریق

(از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری دارالمسیح قادیان)

گذشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے ملک کے اندر جو آفتیں اور مصیبتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اور جن تباہ کاریوں اور بربادیوں سے ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ وہ سب اہل ملک کو معلوم ہیں۔ اگر گذرے ہوئے پچاس ساٹھ سال پر نظر ڈالی جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے یہ قہری نشان ہر ملک اور قوم میں اس کے عذاب اور مخلوق کے ساتھ اس کی ناراضگی کا پتہ دے رہے ہیں اور دنیا کا ہر فرد آسمانی بلاؤں سے سہما ہوا نظر آتا ہے۔ تاریخ عالم ایسے عالمگیر عذاب کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور انسان کی کوشش اور علم ان کی روک تھام سے عاجز ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی ایک عجیب حالت ہے کبھی عالمگیر جنگوں کے ذریعہ ملکوں کے ملک تباہ ہوتے ہیں۔ تو کبھی زلزلوں کی کثرت سے ایک بڑا حصہ زمین کا تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ پھر بیماریاں اور وبائیں پھیلتی ہیں۔ تو وہ بھی سخت تباہی و بربادی ڈالنے والی ہیں۔

الغرض ان دنوں میں ایسے ہیبتناک واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ کہ جنہیں دیکھتے ہوئے نہ خشکی پر امن نظر آتا ہے اور نہ تری پر۔

لوگ ان تباہیوں اور مصیبتوں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن آہ وہ یہ غور نہیں کرتے کہ خدا کے یہ عذاب پے در پے کیوں آ رہے ہیں۔ اور ان مصیبتوں اور تباہیوں سے بچنے کا کیا ذریعہ اور طریق ہے۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا جو ماؤں سے بھی زیادہ رحم کرنے والا اور ہمارا پیدا کرنے والا ہے اب ہم پر ظلم کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ پس سوچنا چاہیئے کہ ہر طرف کیوں موت ہی موت نظر آ رہی ہے۔ کیوں ہلاکت و بربادی چاروں طرف سے اپنا منہ کھولے دوڑی آ رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ اس وقت زمین سخت گناہ اور پاپ سے بھر گئی ہے۔ دنیا کے لوگ نیکی کو چھوڑ کر ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں میں پڑ گئے ہیں۔ فساد۔ بغاوت۔ ظلم چاروں طرف نظر آ رہا ہے۔ انسانیت کو ذلیل کرنے والے اخلاق کا مظاہرہ جگہ بہ جگہ ہو رہا ہے۔

پس یقین جانئے۔ کہ دنیا کی اس بدعملی اور گناہوں کی کثرت ہی نے خدا کے غضب کو بھڑکایا ہے۔ اس لئے اب اس کے قہری نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہو رہے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی اس رحیم و کریم خدا نے جو اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ سزا دینے میں بہت دھیما ہے۔ آج سے ۶۰-۶۵ سال پیشتر ہندوستان کی سرزمین میں قادیان کی مقدس بستی کے اندر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا تاکہ وہ دنیا کو ان کی بداعمالیوں اور گناہوں اور کمزوریوں پر آگاہ کر کے ان کو بیدار کریں۔

خدا کے اس برگزیدہ نے دنیا کو امن اور سلامتی کی راہ پر چلانے کے لئے ہر رنگ میں کوشش کی لیکن افسوس دنیا کے لوگوں نے اپنے تکبر اور غرور میں آکر خدا کی طرف سے بلند کی ہوئی آواز کو ٹھکرا دیا۔ تب خدا نے اپنی وحی سے اپنے فرستادہ کو فرمایا کہ:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۵۷ تصنیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے خدا کے اس الہام کے مطابق دنیا کو ان الفاظ میں آگاہ کیا:۔

"دیکھو آج میں نے تبلادیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔

پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو گے۔ اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لوگے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم میں سے اگر کوئی ایک بھی اصلاح پذیر ہوگا تب رحم کیا جائے گا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔"

(اشتہار الانذار مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

پھر ایک اور مقام میں آپ خصوصیت سے ان مصیبتوں اور دکھوں سے ڈراتے ہیں۔ جو خود ہمارے ملک میں آئندہ آنے والی تھیں۔ چنانچہ آج سے ۴۳ سال پہلے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ خاموش رہا۔ اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ تصنیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

وہ تباہی اور بربادی جو گذشتہ فسادات میں ہمارے ملک پر آئی وہ کچھ کم نہ تھی کہ اسی ماہ ستمبر میں پنجاب کے علاقہ میں جس قدر سیلاب آیا۔ وہ بلا شبہ خدا کے غضب کا ایک زبردست نشان تھا۔ وہ فی الواقع طوفان نوح تھا جسے اس علاقہ کے بسنے والوں نے بچشم خود دیکھا۔

یہ سیلاب جس شدت کے ساتھ آئے اور ان کی وجہ سے جان و مال کا جس قدر نقصان ہوا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان خبروں سے ہو سکتا ہے۔ جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ ہم ذیل میں چند حوالے بطور مثال درج کرتے ہیں۔

(۱) مشرقی پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں اور متعلقہ صورت حال پر غور کرنے کیلئے پنجاب اسمبلی کے ایک اجلاس میں ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم نے ایک بیان میں تفصیل سے ہر ایک ضلع میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا ذکر کیا آپ نے بتایا کہ "ان اضلاع میں ۱۶۹ اشخاص ہلاک ہوئے اور کل ۲ لاکھ تیرہ ہزار مکانوں کو نقصان پہنچا۔ اور صرف چار اضلاع میں ہی ۴۸ لاکھ ایکڑ کو نقصان پہنچا۔ حکومت کے مالیہ میں نقصان کا تخمینہ ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا ہے ۴۸ ہزار من اناج کو نقصان پہنچا۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء ص۱)

(۲) "حالیہ سیلاب نے تمام ریکارڈ توڑ دیئے"

(پرتاپ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء ص۱)

(۳) دریائے راوی کے کنارے نصف درجن دیہات بالکل تباہ ہو گئے۔ اور انسان اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ کہ یہاں پہلے کوئی گاؤں تھا۔"

(پرتاپ ۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء ص۱)

(۴) جموں ۲۳ ستمبر۔ زبردست آندھی اور زوردار بارشوں سے صوبہ جموں میں لگ بھگ دس ہزار جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں صرف جموں شہر میں دو ہزار جھونپڑے نیست و نابود ہو گئے۔ دریاؤں میں بے حد طغیانی سے پچاس دیہات کا نام و نشان مٹ گیا ہے۔ اور درجنوں اشخاص سیلاب میں بہ گئے۔ مکانوں کے گرنے سے درجنوں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ وادی کشمیر میں چند جگہوں پر پانی پندرہ فٹ کھڑا ہے۔ جو کشمیر کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔

(روزنامہ ملاپ جالندھر شہر ۲۵ ستمبر ۱۹۵۰ء ص۱)

(۵) امرتسر ۲۲ ستمبر۔ کسولی شملہ ہلز میں المناک تباہی ہوئی۔ وہاں ۳۷۸ مکانات تباہ ہوئے۔ اور نابھ میں اس قدر نقصان ہوا کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی بھر ایسی خوفناک تباہی نہ دیکھی۔ بھانہ ڈیرہ بابا نانک کے بہت سے دیہات تو نیست و نابود ہو گئے ہیں پولیس اور ملٹری کے نوجوانوں نے درختوں پر چڑھ کر جانیں بچائیں۔ (روزنامہ ملاپ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۰ء ص۱)

(۶) اضلاع امرتسر گورداسپور میں سیلاب سے گھرے لوگوں پر ہوائی جہازوں سے خوراک گرانا شروع کر دی گئی۔ دریائے راوی کی طغیانی خوفناک صورت اختیار کر گئی۔

(۷) "مغربی پنجاب میں سیلاب سے خوفناک تباہی"

صرف تین اضلاع میں چار سو دیہات مٹی کا ڈھیر بن گئے۔ ایک لاکھ مکانات بالکل گر گئے۔"

سرکاری ذرائع سے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق گیارہ اضلاع میں سیلاب سے دس ہزار دیہات اور ۵۰ لاکھ اشخاص کو نقصان پہنچا ہے۔ کھڑی فصلوں کا اندازہ تین کروڑ روپیہ ہے۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر دہلی ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء ص۲)

الغرض سیلاب کی شدت اور انسانوں کی بے بسی کو دیکھ کر اس وقت ہر شخص بزبان حال خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول دہرا رہا تھا۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(مطبوعہ اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

(باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عاجز کو اپنے فضل و کرم سے ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء کو لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت تندرستی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار طالب علی واقف زندگی ربوہ جھنگ)

مراسلہ

تاجر احباب توجہ فرمائیں

(ضروری نہیں کہ ادارہ مراسلہ میں بیان کردہ ہر بات سے متفق ہو)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اتفاق اور اتحاد کی برکات سے کون واقف نہیں؟ آج جماعت احمدیہ گو مسلمانانِ عالم کا سوواں حصہ بھی نہیں۔ تاہم خدمت اسلام کا جو شاندار کام یہ چھوٹی اور غریب سی جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ دوسرے پراگندہ حال مسلمان بھائیوں کو باوجود سو گنا زیادہ ہونے کے اس عظیم الشان کام کا سواں حصہ کر سکنے کی بھی توفیق حاصل نہیں۔ یہ سب افضال و انعام اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اکٹھے ہو جانے کی برکت کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کمزور اور عاجز بندوں کو عطا فرما دیئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوڑھوں کی تنظیم انصار اللہ کے رنگ میں نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کی صورت میں بچوں کی تنظیم اطفال الاحمدیہ کی شکل میں اور خواتین کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کے نام پر فرما کر اللہ تعالیٰ کی اس محبوب جماعت کو جو طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائیوں کو ہر طبقہ کے طبقہ وار تنظیم سے حاصل شدہ فوائد تو اب واضح سے واضح تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک عرصہ دراز سے حضور پُر نور جماعت کے ایک نہایت اہم طبقہ یعنی طبقہ تاجران کو بھی بیدار اور منظم فرمانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے اندر ایک وکالت وکیل التجارت کے نام سے بھی عرصہ دراز سے قائم ہے۔ ایک لمبا عرصہ غور و فکر کرنے کے بعد میں بفضلہ چند نہایت مفید تجاویز تاجر احباب کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور ان کے حسن و قبح پر بحث کے لئے ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے تاجر دوست کو دعوت دیتا ہوں۔ تاکوئی صورت ہماری تنظیم کی بھی مضبوط عملی شکل اختیار کر سکے۔ مختصر الفاظ میں میری تجاویز کچھ اس طرح سے ہیں کہ لاہور دفتر وکیل التجارت کے ساتھ ایک مرکزی شعبۂ اطلاعات و تجارت "سنٹرل ایجنسیز" Central Agencias کے نام کے ساتھ قائم کیا جائے۔ جو تمام تاجر احباب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرے۔ جس کے لئے وہ شعبہ سب سے پہلے

نمبر (۱) ایک ماہوار یا ہفتہ وار بلیٹن نامی چھپا یا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ تاجر احباب کو اس کا خریدار بنایا جاوے۔ مگر سب سے پہلے تاجر احباب مشورہ دیں کہ اس کا سالانہ چندہ کم از کم کس قدر رکھا جائے۔ جو احباب پر بھی بوجھ نہ ہو اور خرچ بھی پورا ہوتا رہے۔ اس بلیٹن کے اندر صرف تاجرانہ ضروریات۔ معلومات۔ اعلانات۔ تاجرانہ سوال و جواب اور تجارت کے زرّیں اصولوں پر روشنی ڈالنے والے مفید مضامین اور تجاویز شائع ہوا کریں وغیرہ وغیرہ

نمبر (۲) سنٹرل ایجنسی۔ تاجر احباب کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے عملی جد و جہد بھی کرے۔ اور حتی الامکان امداد باہمی کے اصولوں پر خود تعاون کرے۔ اور مستحق تاجر احباب سے پُر خلوص کوشش کے ساتھ تعاون کرائے۔ جس میں مخلص احباب انشاء اللہ کبھی بخل نہ فرمائیں گے۔

نمبر (۳) تاجر احباب اور صناع احباب سے زیادہ سے زیادہ تعلق پیدا کر کے ان کو ترغیب دی جائے کہ وہ اس سنٹرل ایجنسیز کے ذریعہ اپنا مال بیچیں۔ اور اپنی ضروریات خرید فرمائیں۔ اور اگر یہ شعبہ ذرا بھی سمجھ دار ہوا اور ہم انشاء اللہ اسے سمجھ دار بنا کر چھوڑیں گے۔ خدا کرے ہم سب کا ارادہ یہی ہو۔ آمین) تو انشاء اللہ یہ سلسلہ طرفین کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔ تفصیلات پر انشاء اللہ پھر کبھی روشنی ڈالوں گا۔ کہ کس طرح نہایت ایمانداری کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔

نمبر (۴) گاہے بگاہے اکثر تاجر احباب کو لاہور آنا جانا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں اس سنٹرل ایجنسیز کے زیر اہتمام دفتر کے ساتھ ہی ایک مناسب مہمانخانہ بھی ہونا چاہیئے۔ جس میں تاجر احباب کے لئے فی الحال کم از کم رہائشی انتظام (آٹھ دس چارپائیاں۔ پانچ سات کرسیاں دو تین تپائیاں وغیرہ انشاء اللہ کافی ہونگی) ضرور ہونا چاہیئے۔ پھر اگر توفیق ملے تو ساتھ کھانے کا انتظام بھی مفت یا نہایت مناسب قیمت پر ہو جائے۔ اس طرح انشاء اللہ باہمی تعارف کے بے شمار مواقع ملتے رہیں گے۔ اور تاجر احباب کو بڑی سہولت اور رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی۔ تجربہ اگر کامیاب ثابت ہو تو پھر باقاعدہ تاجر احباب کو ترغیب دی جایا کرے۔ کہ وہ جب بھی لاہور آئیں تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مہمانخانہ اور دفتر مرکزیہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور باہمی تعارف اور تعاون کو بڑھائیں۔

نمبر (۵) لاہور کے اندر میرے علم میں بعض نہایت اچھی اچھی صنعتیں ہیں۔ جن کے مالک احباب بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ احمدی نوجوانوں کو اپنے کارخانوں میں نہایت ہمدردی کے ساتھ پوری پوری اور نہایت اعلیٰ و اکمل ٹریننگ دے سکتے ہیں۔ ہماری یہی سنٹرل ایجنسیز اس کا نہایت معقول انتظام اور پھر مکمل نگرانی بھی کر سکتی ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی تجارت کی عملی ٹریننگ بھی بڑی خوبی اور آسانی کے ساتھ دلا سکتی ہے

نمبر (۶) یہی "سنٹرل ایجنسیز" اگر کر سکے تو بڑی آسانی کے ساتھ ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے بڑھ کر عمدہ کام کر سکتی ہے۔ ہر ضرورت کے مطابق ملازم مہیا کرنے کے علاوہ۔ ہر کام کے مناسب حال نوجوانوں کو دیکھ بھال کر تیار بھی کر سکتی ہے۔

(نمبر (۷) مختلف تجارتوں کے لئے مختلف منڈیاں۔ مواقع چانس بھی ہوتے ہیں۔ سنٹرل ایجنسیز اگر جماعت کے کانوں اور جماعت کی آنکھوں سے کام لے کر پھر جماعت کے اہل الرائے تاجر دماغوں کے مشورہ سے کام لیتی رہے تو یقیناً بے شمار احباب کو کئی اچھے اچھے موقعوں سے اعلیٰ سے اعلیٰ ترین فوائد قریباً مفت میں حاصل ہوتے رہیں گے۔ مثلاً میرے علم میں اس وقت بھی ایک کافی اچھا موقعہ ایک اچھے کاریگر گھڑی ساز کے لئے ہے۔ کہ

وہ اچھی خاصی کامیابی انشاء اللہ جلد حاصل کر لے گا۔ جگہ کا انتظام بلکہ اگر میرا معقول اطمینان کرا دے۔ تو تھوڑے بہت سرمائے کا انتظام بھی اس کے لئے بآسانی کر سکتا ہوں۔ پھر پرائیویٹ پریکٹس کے لئے ایک کوالیفائیڈ اچھے ملنسار ڈاکٹر کے لئے میرے پاس نہایت اچھا چانس ہے۔ اسے ایک پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہماری ڈسپنسری بنی بنائی اور دور دور تک مشہور موجود ہے۔ صرف آ کر تشریف رکھیں اور کام کر کے دیکھ لیں۔ میرے مشوروں پر عمل کریں۔ انشاء اللہ سارا علاقہ ان کا دم بھرے گا۔ آگے ایک ڈاکٹر صاحب میری تجویز کو قبول فرما کر اور تشریف لا کر بفضلہ کافی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر ابھی مزید کافی سے زیادہ گنجائش اور ضرورت ہے۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

میں ذاتی طور پر جا اور لقدر وسعت پھیلانے کا قائل ہوں۔ کئی بڑی بڑی مفید اسکیمیں جلدبازی اور آمد و خرچ کے متوازی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر و بیشتر ناکام ہو جاتی ہیں۔ ان کے ناکام ہونے کی عموماً سب سے بڑی وجہ خود مکتفی (Self Supporting) نہ ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے خالص تاجرانہ نقطۂ نگاہ سے یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس تحریک کو بھی جزواً جزواً آگے بڑھایا جائے۔ مثلاً ایک چیز شروع کر کے اسے جلد از جلد خود مکتفی بنانے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کے یعنی (Self Supporting) بنا کر دوسرے حصہ کو چھیڑا جائے۔ پھر تیسرے اور چوتھے کو۔ غرض بقدر وسعت۔ طاقت و تجربہ آہستہ آہستہ بوجھ کو بڑھایا جائے۔

قوم کی تاجرانہ تنظیم نہ صرف قوم کے افراد کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ بلکہ اجتماعی رنگ میں بھی تمام ملک قوم کے لئے بفضلہ تعالیٰ بہت بڑی طاقت کا باعث بن سکتی ہے۔ پھر جماعت احمدیہ جیسی تبلیغی جماعت کے لئے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تنظیم نہایت ہی حیرت انگیز کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتی ہے۔ خوب یاد رکھئے۔ اور تاریخ اس پر گواہ ہے کہ قرون اولیٰ میں بھی اسلام کی ترقی اور اشاعت میں بہت زیادہ کام تاجر احباب نے کیا۔ اور اب بھی انشاء اللہ ہماری تنظیم سلسلۂ تبلیغ اسلام میں بہت بڑی خدمات سرانجام دے سکتی ہے۔ آیئے ذرا ہمت کر کے اس تحریک کو جلد از جلد کامیاب بنا دیں۔ جو ہماری ذات کے لئے بھی بفضلہ بہت مفید ہے۔ اور ملک و قوم کے لئے بھی طاقت و قوت کا نہایت اچھا سرچشمہ ہے۔ میں نے تو بفضلہ و علیٰ توفیقہ آپ کو بیدار کرنے پر کمر باندھ لی ہے۔ اور انشاء اللہ آپ کو جلد یا بدیر ایک مضبوط تنظیم میں سلک دیکھنے کا آرزومند ہوں۔ اپنی قیمتی تجاویز براہ راست مجھے بھجوایئے۔ یا بذریعہ الفضل جماعت کے سامنے پیش کیجئے۔ مگر توجہ ضرور دیجئے۔ والسلام

(آپ کا مخلص بھائی ایس۔ ایم عبد اللہ احمدی ماڈل ورکس وزیر آباد پنجاب پاکستان)

درخواستہائے دعا

میرا بھائی چوہدری محمد اصغر صاحب وارنٹ آفیسر ملٹری ہسپتال پشاور میں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مولوی غلام علی قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنڈا سنگھ والا چک 219 R.B ڈاکخانہ تحصیل و ضلع لائلپور)

(۲) میرے چھوٹے بھائی محمد اقبال صاحب پیڈ اوری پر مقدمہ دائر ہے۔ مقدمہ کی تاریخ مورخہ ۲/۲۸ مقرر کی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے باعزت طور پر بری فرمائے۔

(خاکسار محمد نواز گوراید آف فیروز والہ حال درویش قادیان)

(۳) میں دو ماہ سے علیل ہوں مرض خطرناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(سید عبد المجید ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۴) عزیزم مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی کی اہلیہ بیس دن سے بیمار ہیں۔ اور اب چند دنوں سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جفضہ صیتاً سے مریضہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد افضل آف لاہور)

آپ کی قیمت اخبار فروری ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں

سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- ماہوار ۲½ روپیہ۔
اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کی جائے گی

۲۰۱۸۷	داؤد احمد صاحب
۲۰۳۰۱	ماسٹر غلام محمد صاحب
۲۰۳۹۳	امتیاز حسین صاحب
۲۰۳۹۹	شیخ رفیع الدین صاحب
۲۰۶۲۳	برکت علی صاحب
۲۰۶۴۱	محمد اقبال صاحب
۲۰۶۶۵	عبد الرحیم صاحب
۲۰۶۴۴	میاں خاں صاحب
۲۰۷۱۸	عبد الرشید صاحب
۲۰۷۵۰	غلام محمد صاحب عطار
۲۰۷۴۵	فضل الدین صاحب
۲۰۷۵۵	سردار خان صاحب
۲۰۷۷۵	چوہدری عبد العزیز صاحب
۲۰۷۷۹	نور محمد صاحب
۲۰۸۸۶	ماسٹر مامون خان صاحب
۲۰۸۹۹	چوہدری نذیر احمد صاحب
۲۰۹۱۱	عبد الواحد صاحب
۲۱۹۱۰	مبارک احمد صاحب

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کردیں گے:۔
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دوست فوراً زمین کا قبضہ حاصل کرلیں

جن دوستوں نے محلہ "الف" "ب" "ص" اور "ط" میں ٹکڑے اپنے لئے مخصوص کرائے ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی تک اُن کا قبضہ حاصل نہیں کیا۔ ایسے دوستوں کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُنہیں فوراً خود آکر یا بذریعہ مختار قبضہ حاصل کرا کے مکانات کی تعمیر شروع کر دینی چاہیئے ورنہ حسب شرائط شائع شدہ اخبار الفضل ۱۲ ستمبر ۴۸ء آج سے دو ماہ بعد ایسے دوستوں کی نام مخصوص شدہ قطعات منسوخ کرکے دوسرے دوستوں کے نام الاٹ کردیئے جائیں گے : اُنہیں بعد میں اعتراض کا کوئی حق نہ ہوگا۔ یہ اعلان صرف محلہ جات "الف" "ب" "ص" اور "ط" کے قطعات کیلئے ہے۔ محلہ جات "س" اور "د" کے بارہ میں عنقریب الگ اعلان ہوگا۔ اور محلہ "ج" کا نقشہ تا حال تیار نہیں ہوا۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

مراسلہ

پاکستان کے صنعتی ادارے اور حکومت

مکرمی ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم

کل یہ خبر سنکر کہ حکومت پاکستان کے محکمہ صنعت و حرفت نے ان صنعتی اداروں کو جو کہ پاکستان کے ہزارہا بچوں کو مختلف صنعتوں میں تعلیم دے رہے تھے۔ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بڑا تعجب ہے۔ اس وقت جب کہ دنیا کا ہر ملک صنعت و حرفت کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور دنیا یہ تسلیم کر چکی ہے۔ کہ اس کے بغیر دنیا کا کوئی ملک بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ حکومت پاکستان کے اس قدم کو ہرگز مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ صنعتی ادارے خاتمہ جنگ کے بعد ان فوجیوں کو مختلف کام سکھانے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ جو دوران جنگ میں اپنے ہاتھ پاؤں ضائع کر چکے تھے۔ اور جو ریلیز ہو چکے تھے تاکہ وہ اپنی معاش آپ پیدا کر سکیں۔ اور حکومت کے خزانہ پر ان کے بیکار ہونے کا کوئی بار نہ پڑے اور اس اسکیم نے ان کے سوچے ہوئے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔ ابھی اس اسکیم کے ماتحت اپاہج فوجی تربیت حاصل کرکے اپنی آئندہ زندگی کو کامیاب بنا رہے تھے۔ کہ ملک کی تقسیم عمل میں آئی اور پاکستان بن گیا۔ نئی حکومت کے تشکیل کے وقت سب سے پہلے جو خیال ہمارے دل میں پیدا ہوا۔ وہ یہ تھا۔ کہ ہمارا وہ علاقہ کہ جو پاکستان کے حصہ میں آیا ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے تو بہترین ہے مگر صنعت کے اعتبار سے بہت پیچھے

پاکستان کی ۲۲ درسگاہوں میں کم از بیش ہزار طلبہ مختلف کاموں میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور تقریباً ۵۰۰ اساتذہ شب و روز ان کی زندگی کو کامیاب بنانے میں کوشاں ہیں۔ اگر اس موقعہ پر متعلقہ وزارت نے بغیر کچھ سوچے سمجھے ہوئے فیصلہ کر لیا۔ جو زیر تربیت طلبہ کی راہ میں حائل ہوا۔ تو یہ ایک ایسا نقصان عظیم ہوگا۔ کہ جس کی تلافی ناممکن ہوگی۔ اور ہماری نوزائیدہ مملکت کے افراد کو بعد میں اپنے اس عمل پر افسوس ہوگا۔

اس ترقی کے زمانہ میں کہ جب دنیا کا ہر ملک صنعت و حرفت کی دوڑ میں آگے نکلنا چاہتا ہے۔ اور حکومت پاکستان کو بھی اپنی اس کمی کا احساس ہے۔ کوئی ایسا فیصلہ کرنا جو کہ ہماری صنعتی و حرفتی ترقی میں حائل ہو کر پاکستان کے دشمنوں کا ہاتھ مضبوط کرے افسران کو اور خاص طور پر وزارت متعلقہ کو ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور انہیں یہ قدم اُٹھانے سے پہلے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کی معمولی غلطی سے ہزاروں طلباء اور سینکڑوں اساتذہ کے مستقبل تاریک ہو جانے کا خطرہ ہے۔

کیونکہ موجودہ بیکاری کے دور میں عوام مزید بیکاری کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں اُمید ہے۔ کہ افسران متعلقہ کوئی ٹھوس قدم اٹھانے سے پہلے ملک میں تجربہ کار صنعت کاروں کی کمی کا خیال رکھیں گے۔

نوٹ:۔ انسٹرکٹروں میں اکثر ایسے انسٹرکٹر ہیں۔ جو ہندوستان سے پاکستان لکھانے کی وجہ سے آئے ہیں۔ اور سرکاری ملازمت کی وجہ سے وہ سرکاری کوارٹروں میں ہی رہتے ہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی مکان ہے۔ اور نہ ہی الیسوز الٹ کردہ دوسری جگہ گزارہ کا انتظام کر سکیں۔ جس کی وجہ سے وہ زیادہ پریشان ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۲ صنعت و حرفت کے اداروں میں سے چھ عدد تھوڑے عرصہ کے درمیان منظور کئے گئے۔ مگر ان میں سے ایک لاہور میں گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر مغلپورہ ہے۔ جس کا یہ حال ہے کہ اس میں ۱۱۸ انسٹرکٹر ہیں۔ جن میں ۱۲ کو ایک ماہ کا نوٹس دیا گیا ہے۔ M. Chiragh Din. B.L.

(عبد الغفار جمالی مکان ع ۱۱۵ پارک ع ۶ ملٹری پارکس مغلپورہ لاہور

اطلاع دیں

ایک شخص مسمی مسعود احمد دفتر وکیل التبشیر ربوہ میں بطور مددگار کارکن ملازم رکھا گیا تھا۔ لیکن چند دن ہوئے وہ دفتر ہذا کے ۳۷/- روپیہ لے کر رفو چکر ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاید وہ کراچی ہے۔ جس دوست کو اس کے بارہ میں کچھ علم ہو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یہ شخص ریاست کشمیر کا باشندہ ہے۔
وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ،

تلاش گمشدہ

میرا بھائی غلام اکبر رنگ گندمی عمر ۱۳ سال قد ۴ فٹ کے قریب پندرہ دن سے گھر سے غائب ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو براہ کرم مجھے اس پتہ پر مطلع فرمائیں۔ (خاکسار محمد افضل فاروق سیکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف۔ ریاست بہاولپور

درخواست دُعا

میں پندرہ یوم سے اختلاج قلب کے شدید دورے میں مبتلا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔
(سید محمد سعید سلیم دار التجلید اُردو بازار۔ لاہور)

زمیندار کی خود ساختہ خبر کی تردید

لاہور ۱۶ فروری۔ "جناح عوامی مسلم لیگ کے صدر دفتر نے لاہور کے ایک اخبار میں شائع شدہ اس رپورٹ کو بالکل بے بنیاد گمراہ کن اور شر انگیز قرار دیا ہے کہ خان افتخار حسین خاں مرزا بشیر الدین محمود کے پاس پہنچے۔ اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنی جماعت کے ارکان کو یہ ہدایت کریں کہ وہ انتخاب میں جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیں اس رپورٹ کو خانہ ساز اور بالکل من گھڑت قرار دیا گیا۔ نہ صرف اس لئے کہ خان افتخار حسین خاں کئی دن سے لاہور سے باہر ہیں۔ بلکہ اس سلسلہ میں یا کسی اور سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد سے ان کی سرے سے کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔"

(نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۵۱ء)

آزاد ممالک کے صحافیوں کی عالمگیر جنگ

برسلز ۱۷ فروری۔ بین الاقوامی فری ٹریڈ یونین کی بین الاقوامی فیڈریشن کے صدر دفتر میں جو خیز رسی مذاکرات ہو رہے ہیں ان کے باعث ان ممالک صحافیوں کی جماعتوں کو متحدہ کرنے کے لئے ابتدائی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ جن ملکوں میں اخبارات کو آزادی ہے تاکہ صحافیوں کی ایک خود مختار عالمگیر فیڈریشن بنائی جائے۔

ان مذاکرات میں جو نمائندے شامل ہوئے ہیں وہ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس جرمنی۔ اٹلی آسٹریلیا اور بلجیم کے چالیس ہزار منظم اخبار نویسوں کے نمائندے تھے۔ (داسٹار)

فلسطین کے مفتی اعظم اگلے ہفتے راولپنڈی آئیں گے

راولپنڈی ۱۷ فروری۔ فلسطین کے مفتی اعظم الحاج سید امین الحسینی مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس ماہ کے آخری ہفتے میں راولپنڈی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے ہمراہ اسلامی ممالک کے وہ وفود بھی ہونگے جنہوں نے حال ہی میں مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس کراچی میں شرکت کی ہے

مفتی اعظم آزاد کشمیر کے دارالخلافہ مظفر آباد بھی تشریف لے جائیں گے۔ اس سلسلے میں یاد رہے کہ آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چودھری غلام عباس نے اسلامی دنیا کے لیڈروں کو آزاد کشمیر آنے کی دعوت بذریعہ تار دی تھی۔ (داسٹار)

درخواست دعا — عزیزم سید مجید احمد سیکرٹری مال لاہور عرصہ سے بعارضہ آنکھوں کی خرابی بیمار ہیں۔ تکلیف نا قابل برداشت ہے۔ درد مند احباب کی دعاؤں کے بیحد محتاج ہیں۔ احباب ضرور دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ سید ولایت شاہ سیکرٹری ...

کیا اس گندے نالے کا منہ بند نہیں ہوگا؟

کتنی ستم ظریفی ہے کہ تقسیم سے پہلے جو لوگ کہتے تھے کہ "ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے" (عطاء اللہ شاہ بخاری)

اور جو لوگ پاکستان کو "جنت الحمقاء" (مودودی) کا خطاب دے کر کلکتہ کا ٹکٹ خرید کر چکے ہوئے تھے تا۔ نا۔ کرتے مجبوراً کراچی میل پر سوار کر دیئے گئے۔ تو آج وہی لوگ پاکستان کے "مطلق العنان فرعون" بننے کی کوشش کر رہے ہیں یہی نہیں ہے حیرت کن امر یہ ہے کہ روزنامہ "مغربی پاکستان" کا میکش اور روزنامہ زمیندار کا فکاہیہ نویس ان کی مطلق العنان فرعونیت قائم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں — اس سے بھی تعجب ناک امر یہ ہے کہ مسلم لیگی زعما نے اپنی شرافت کے غلط استعمال کی وجہ سے انہیں "احمدیوں" پر مشق ستم کرنے کا موقع دیا اور ہمارے انتباہ کی کچھ پرواہ نہ کی جس کا ادنیٰ نتیجہ اب یہ نکلا ہے کہ وہ لوگ اور ان کے ساتھی پاکستان کے وزیر اعظم اور گورنر پنجاب پر بھی کیچڑ اچھالنے لگے ہیں۔ (ملاحظہ ہو مغربی پاکستان ۱۷ فروری مقالہ افتتاحیہ)

کیا پاکستان کے وزیر اعظم اور گورنر پنجاب کا یہ فرض نہیں ہے کہ ان الزامات کی تحقیقات فرمائیں جو ان پر مغربی پاکستان کے ایڈیٹر نے لگائے ہیں۔ اور اب تو اس گندے نالے کا منہ بند کریں۔

اے پاکستان کے شریف شہریو! ہم آپ سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ اگر آپ نے اس گندے نالے کو ملک میں بہنے دیا اور یہ خیال کیا کہ یہ صرف احمدیوں کو لت پت کرے گا تو آپ سے زیادہ مغالطہ خوردہ کوئی نہیں ہوگا۔ یہ گندہ نالہ ایک ایک کر کے سب کو لت پت کر دیگا۔ کیونکہ یہ وہی گندہ نالہ ہے جس نے قائد اعظم جیسی ہستی بانیٔ پاکستان کو بھی نہیں چھوڑا تھا

یہ ازلی گندہ نالہ ہے

روزنامہ "زمیندار" اور روزنامہ مغربی پاکستان اس گندے نالے کے بڑے بڑے دو معاون ہیں۔

الفضل کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آ گئے ہیں جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کو اپنی ضروریات کے مطابق فوراً آرڈر دینے چاہئیں۔ الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اور قیمت اندازاً ۵ آنے فی پرچہ ہوگی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے اس لئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خاص نمبر کے لئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کروالیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

مینجر الفضل

یوم مصلح موعود

کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور مؤرخہ ۲۰ فروری بروز منگل بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں منعقد ہوگا جس میں پروفیسر عبد القادر صاحب۔ مولانا عبد الغفور صاحب۔ پروفیسر فیض الرحمٰن صاحب فیضی۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی تقاریر فرمائیں گے۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

کشمیر کو وہاں کے باشندوں کی مرضی کے بغیر ہندوستان میں شامل کیا گیا

(آسٹریلوی اخبار)

کراچی ۱۷ فروری۔ آسٹریلیا کا ایک اخبار اپنی ۲۰ جنوری ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ فریقین کو مطمئن کرنے کے لئے اور ریاست جموں و کشمیر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کیلئے دونوں ملکوں کی فوجوں کی واپسی اور دیگر دولت مشترکہ کے ممالک کی حفاظتی فوج کی موجودگی کافی ضمانت ہے۔ اخبار نے مزید کہا۔ دولت مشترکہ اور دنیا کے دیگر آزاد ممالک کو یہ حق حاصل ہے کہ یہ خیال کریں کہ یہ تجویز دونوں فریقوں کیلئے قابل قبول ہے۔ اس جھگڑے کے باعث تمام خطرہ بڑھ گیا ہے۔ یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے۔ اگرچہ ہندوستان اپنے ہمسائے کے خلاف الزامات لگانے کی مہم میں کبھی بھی نہیں تھکا۔ لیکن یہ مسئلہ کبھی بھی پیدا نہ ہوتا اگر ہندوستان کی حکومت ریاست کے ہندو والی کے مناقشات ساز باز نہ کرتی اور مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف کر بغیر وہاں کے باشندوں کی رائے معلوم کئے ہوئے ہندوستان میں شامل نہ کرتی۔

(داسٹار)